سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا

مولانا محمد نافع رحمتہ اللہ علیہ

ولادت باسعادت:

سیرت نگاروں کے نزدیک سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سن ولادت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات لکھتے ہیں کہ جس زمانہ میں قریشِ مکہ کعبہ شریف کی بنا کر رہے تھے اس زمانہ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت باسعادت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے ہوئی اور اس وقت آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پینتیس سال کو پہنچ چکی تھی۔ یہ واقعہ نبوت سے قریباً پانچ برس پہلے کا ہے[۱]۔

بعض علماء کے نزدیک ان کی ولادت بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوئی اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک اس وقت اکتالیس سال تھی۔ اسی طرح مزید اقوال بھی اس مقام میں منقول ہیں[۲]۔

اسم گرامی اور القاب:

آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں میں مشہور قول کے مطابق حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں۔ ان کا اسم گرامی ''فاطمہ'' ہے اور ان کے مشہور القاب ''زہرا'' اور ''بتول'' ہیں۔ حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت امِ کلثوم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن، حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی اولاد شریف ہیں اور باہمی حقیقی بہنیں ہیں۔

ان کی پرورش اور تربیت خانۂ رسول خدا کے مبارک ماحول میں ہوئی اور اپنی والدہ محترمہ کی نگرانی میں سنِ شعور کو پہنچیں اور اپنے والدین شریفین کے نفوسِ طیبہ سے مستفید ہوتی رہیں۔

شمائل وخصائل:

حدیث شریف کی کتابوں میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق ان کی سیرت اور طرزِ طریق کو محدثین اس طرح ذکر کرتے ہیں کہ:

فاقبلت فاطمة تمشي ماتخطئي مشية الرسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا.

یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جس وقت چلتی تھیں تو آپ رضی اللہ عنہا کی چال ڈھال اپنے والد شریف صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل مشابہ ہوتی تھی[۳]۔

ترمذی شریف میں یہی مضمون حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح مروی ہے کہ:

عن عائشة قالت مارأيت احدا أشبه سمتاً ولاهديا برسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلّم

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قیام وقعود میں نشست وبرخاست کے عادات واطوار میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ مشابہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ حاصل یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا طرز وطریق اخلاق شمائل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ موافق تھا: الولد سر لابیہ کے صحیح مصداق تھیں اور آپ کی گفتار رفتار اور لب و لہجہ اپنے والد شریف کے بہت مطابق تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر شفقت فرمانا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لاتیں تو آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم (ان کی رعایت خاطر کے لیے) کھڑے ہو جاتے تھے اور پیار کرنے کے لیے ہاتھ پکڑ لیتے اور بوسہ دیتے اور اپنے بیٹھنے کے مقام پر بٹھا لیتے تھے۔

اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تو احتراماً حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہو جاتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو چوم لیتیں اور اپنی نشست پر بٹھا لیتی تھیں[۴]۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت رکھنے کی ترغیب:

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ دیگر ازواج مطہرات نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایک کام کے لیے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں بھیجا۔ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف فرما تھے تو اس کام کے متعلق گفتگو ہوئی، نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

''أی بنّیة الست تحبین ما احب قالت بلیٰ قال فاحبی ھٰذہٖ''

یعنی اے میری بیٹی جس کو میں محبوب رکھتا ہوں کیا تو اسے محبوب نہیں رکھتی؟ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کیوں نہیں! میں محبوب رکھتی ہوں۔ تو آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ محبت رکھنا[۵]۔

یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا احترام ام المؤمنین ہونے کی بناء پر لازماً کرتی تھیں اور اس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں تاکید کر رکھی تھی۔ ارشاد نبوی ہوا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ محبت اور عمدہ سلوک قائم رکھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس کو محبوب جانیں اس کو محبوب ہی رکھنا چاہیے۔

رازدارانہ گفتگو:

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری ایام میں ایک واقعہ پیش آیا تھا جس کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا ہے کہ ایک دفعہ سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف فرما تھے اور ہم آپ کے پاس موجود تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور اس وقت نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

ہی زندہ تھیں ان کی باقی تمام اولاد قبل ازیں فوت ہو چکی تھی۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اندازِ رفتار اپنے والد شریف کی رفتار کے موافق تھا۔ جس وقت آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو مرحبا فرمایا اور انھیں اپنے پاس بٹھالیا۔ پھر ان کے ساتھ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے سرگوشی فرمائی تو آپ رضی اللہ عنہا بے ساختہ رونے لگیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی غمگینی دیکھی تو دوبارہ سرگوشی فرمائی، اس دفعہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنسنے لگیں۔

جب نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس مجلس سے تشریف لے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے وہ بات دریافت کی جس کے متعلق سرگوشی ہوئی تھی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رازدارانہ بات کو میں افشاء اور اظہار کرنا نہیں چاہتی۔

اس کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا تو میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس حق کی قسم دلا کر بات کی جو میرا ان پر ہے کہ آپ مجھے ضرور خبر دیں۔ اس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے مرتبہ میرے ساتھ سرگوشی فرمائی تو آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال ایک دفعہ آ کر قرآن مجید میں معارضہ کرتے یعنی مجھے قرآن مجید سناتے اور مجھ سے سنتے۔ اس سال دوبار مجھے انھوں نے قرآن سنا اور سنایا، میں اس سے یہی خیال کرتا ہوں کہ میری وفات قریب آ گئی ہے۔ اے فاطمہ! اللہ سے خوف کھانا اور صبر اختیار کرنا۔ میں تیرے لیے بہترین پیش رو ہوں گا۔ پس میں یہ سن کر رونے لگی۔ جب آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گھبراہٹ اور پریشانی دیکھی تو آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ سرگوشی فرما کر مجھے فرمایا کہ: اے فاطمہ! تم اس بات کو پسند نہیں کرتی کہ تم اہلِ جنت کی عورتوں کی سردار ہو یا مؤمنوں کی عورتوں کی سردار ہو۔

اور بعض روایات میں آتا ہے کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خبر دی کہ اسی مرض میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحلت کر جاؤں گا پس میں گریہ کرنے لگی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرگوشی فرمائی اور فرمایا کہ اے فاطمہ! تم میرے اہل بیت میں سے پہلی شخصیت ہو جو میرے پیچھے آئے گی یہ سن کر میں خنداں ہوئی [مشکوۃ شریف ص: ۵۶۸، طبع نور محمدی دہلی]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو وصیت:

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری اوقات میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو متعدد وصایا فرمائی تھیں۔ ان میں سے ایک خصوصی وصیت "ماتم" سے منع کرنے کے متعلق تھی کہ میرے وصال پر کسی قسم کا مروجہ ماتم نہ کیا جائے۔

فائدہ: اس وصیت میں سردارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے مروجہ ماتم کے جمیع اقسام (چہرہ نوچنا اور پیٹنا، بال کھولنا، واویلا کرنا، بین کرنا اور نوحہ خوانی کرنا وغیرہ) سے تاکیداً منع فرمایا ہے۔ گویا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وساطت سے تمام امت کو یہ وصیت فرما دی گئی ہے کہ جتنے بھی اہم مصائب مؤمن کو پیش آئیں ان میں صبر اور استقامت پر رہے اور بے صبری سے اجتناب کرے۔

انتقالِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ کا اظہارِ غم:

گزشتہ واقعہ میں بات ذکر کردی گئی تھی کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کی حالت میں مذکورہ کلام حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہوئی تھی یہ آخری ایام تھے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کا غلبہ تھا۔ جب مرض شدت اختیار کرگیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پریشانی کے عالم میں کہنے لگیں کہ ’’واکــرب ابــاہ‘‘ (افسوس! ہمارے والد صاحب کی تکلیف) اس وقت آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ’’آج کے بعد تیرے والد پر کوئی تکلیف نہیں‘‘ پھر آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارتحال ہوگیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دارِ فانی سے دارِ باقی کی طرف انتقال فرما گئے۔ (اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد وبارک وسلم)

آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال اُمّت کے لیے مصیبتِ عظمیٰ تھی اور اس چیز کا رنج والم تمام اہلِ اسلام کے لیے ناقابل برداشت صدمہ تھا۔ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن تمام اقرباء اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پر دہشت اور پریشانی کی کیفیت طاری تھی جس کی تفصیلات حدیث اور سیرت کی کتابوں میں بڑی وضاحت سے درج ہیں۔

ہم اس مقام میں صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے متعلقات ذکر کررہے ہیں۔ اس بنا پر باقی حضرات کے ہم وغم کی کیفیات شدیدہ یہاں ذکر نہیں کی گئیں۔

آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال ہوجانے کے بعد اظہارِ تأسف کے طور پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ ’’اے باپ! آپ نے اپنے رب کی دعوت قبول کی۔ اے باپ! جنت الفردوس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹھکانہ ہوگا۔ اے باپ! ہم جبرائیل علیہ السلام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کی خبر دیتے ہیں‘‘۔

اس کے بعد آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن دفن اور جنازہ کے مراحل گزرے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارکہ میں آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم دفن ہوئے آپ کے دفن کے بعد حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم واپس ہوئے، خادم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دریافت فرمانے لگیں اور ازراہِ تحسر وافسوس سوال کیا کہ:

یا انس! اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم التراب! (رواہ البخاری)

یعنی اے انس! آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر مٹی ڈالنا تم لوگوں کو کس طرح اچھا معلوم ہوا؟ اور کس طرح تم نے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنا گوارہ کرلیا[٦]۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مرض الوفات اور ان کی تیمارداری:

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نہایت مغموم رہتی تھیں اور یہ ایام انھوں نے صبر وسکون کے ساتھ پورے کیے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری کے لیے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس جو خلیفۂ اوّل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ تھیں تشریف لاتیں اور خدمات سرانجام دیتی تھیں۔

اسماء بنت عمیس وہ خوش بخت خاتون ہیں جو قبل از یں حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے نکاح میں رہیں ان سے ان کی اولاد بھی ہوئی تھی مگر جب حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ غزوہ موتہ میں شہید ہوگئے تو ان کے بعد ان کا نکاح حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ وصالِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوئیں تو ان کی تیمار داری میں حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا خصوصی حصہ تھا۔ اسماء رضی اللہ عنہا اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفۂ اوّل کے نکاح میں تھیں آپ کی وفات کے بعد حضرت اسماء نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے چھے ماہ بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوئیں اور چند روز بیمار رہیں۔ پھر تین رمضان المبارک ۱۱ھ میں منگل کی شب ان کا انتقال ہوا۔ اس وقت ان کی عمر مبارک علماء نے اٹھائیس یا انتیس برس ذکر کی ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سن وفات اور ان کی عمر کی تعیین میں سیرت نگاروں نے متعدد اقوال لکھے ہیں ہم نے یہاں مشہور قول کے مطابق تاریخ انتقال اور مدت عمر درج کی ہے[۷]۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال اور ارتحال خصوصاً اس وقت کے اہلِ اسلام کے لیے ایک عظیم صدمہ تھا۔ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدینہ منورہ میں موجود تھے ان کے غم والم کی انتہا نہ رہی اور ان کی پریشانی حد سے متجاوز ہوگئی۔ تمام اہلِ مدینہ اس صدمہ سے متاثر تھے خصوصاً مدینہ طیبہ میں موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس صدمۂ کبریٰ کی وجہ سے نہایت اندوہ گین تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اندوہ گین ہونا اس وجہ سے بھی نہایت اہم تھا کہ ان کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلاواسطہ اولاد کی نسبی نشانی اختتام پذیر ہوگئی تھی۔ ان حالات میں سب حضرات کی خواہش تھی کہ ہم اپنے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری صاحبزادی کے جنازہ میں شامل ہوں اور اس سعادتِ عظمیٰ سے بہرہ اندوز ہوں۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا بعد از مغرب اور قبل العشاء انتقال ہونا علماء نے ذکر کیا ہے۔ اس مختصر وقت میں جو حضرات موجود تھے وہ سب جمع ہوئے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا غسل اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی خدمات:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے قبل از وفات حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس کو یہ وصیت کی تھی کہ آپ مجھے بعد از وفات غسل دیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ معاون ہوں۔

چنانچہ حسب وصیت حضرت اسماء بنت عمیس نے آپ رضی اللہ عنہا کے غسل کا انتظام کیا ان کے ساتھ غسل کی معاونت میں بعض اور بیبیاں بھی شامل تھیں مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ابورافع رضی اللہ عنہ کی بیوی سلمیٰ رضی اللہ عنہا اور اُمِ ایمن رضی اللہ عنہا وغیرہ۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس سارے انتظام کی نگرانی کرنے والے تھے[۸]۔

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے بعض وصایا جو غسل واغتسال کے متعلق پائے جاتے ہیں ان میں بعض چیزیں بالکل قابلِ اعتبار نہیں ہیں۔

چنانچہ علماء نے اس موقع پر فرمایا ہے کہ:

وماروی من انها اغتسلت قبل وفاتها واوصت ان لا تغسل بعد ذالک فضعیف لایعول علیه. اللّٰه علم[۹].

مطلب یہ ہے کہ بعض روایات میں جو آیا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے انتقال سے قبل غسل کر لیا تھا اور وصیت فرمائی تھی کہ مجھے اس کے بعد غسل نہ دیا جائے یہ ضعیف ہے اس قسم کی باتوں پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔(اس کی وجہ ضعف ابن اسحاق کا تفرد ہے)

غسل کے متعلق وہی روایت صحیح ہے جو اوپر ذکر کر دی گئی ہے یعنی حضرت اسماء اور دیگر خواتین نے مل کر حسب قاعدہ شرعی بعد از وفات غسل سرانجام دیا تھا۔اس لیے کہ میت کے لیے اسلام کا قاعدہ شرعی یہی ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی صلوٰۃ جنازہ اور شیخین کی شمولیت:

غسل اور تجہیز وتکفین کے مراحل کے بعد حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ کا مرحلہ پیش آیا تو آں محترمہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ پر خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو اس موقع پر موجود تھے، تشریف لائے۔حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آگے تشریف لاکر جنازہ پڑھائیں جواب میں حضرت علی المرتضیٰ نے ذکر کیا کہ آنجناب خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جناب کی موجودگی میں مَیں جنازہ پڑھانے کے لیے پیش قدمی نہیں کر سکتا۔نماز جنازہ پڑھانا آپ ہی کا حق ہے آپ تشریف لائیں اور جنازہ پڑھائیں اس کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آگے تشریف لائے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا چار تکبیر کے ساتھ جنازہ پڑھایا۔باقی تمام حضرات نے ان کی اقتداء میں صلوٰۃِ جنازہ ادا کی۔

یہ باتیں متعدد مصنفین نے اپنی اپنی تصانیف میں باحوالہ ذکر کی ہے چنانچہ چند ایک عبارتیں اہل علم کی تسلی خاطر کے لیے بعینہٖ ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

۱.عن حمّاد عن ابراهیم قال صلی ابوبکر الصدیق علی فاطمة بنت رسول الله صلی اللّٰه علیه وسلم فکبر علیها اربعاً[۱۰].

یعنی ابراہیم (النخعی) فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ پڑھایا اور اس پر چار تکبیریں کہیں۔

۲.عن جعفر ابن محمد عن ابیه قال ماتت فاطمة بنت النبی صلی الله علیه وسلم فجاء ابوبکر وعمر لیصلوا فقال ابوبکر لعلی ابن ابی طالب تقدم فقال ماکنت لا تقدم وأنت خلیفة رسول الله صلی الله علیه وسلم فتقدم ابوبکر وصلی علیها[۱۱].

یعنی امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد امام محمد باقر سے ذکر فرماتے ہیں کہ محمد باقر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ دونوں تشریف

لائے تاکہ جنازہ کی نماز پڑھیں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ آپ آگے ہو کر نماز پڑھایئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ (رضی اللہ عنہ) کے ہوتے ہوئے میں آگے نہیں ہوتا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے تشریف لائے اور حضرت فاطمۃ الزہرا کا جنازہ پڑھایا۔

۳۔ طبقات ابن سعد میں ہے: **عن مجاهد عن الشعبی قال صلی علیها ابوبکر رضی الله عنه و عنها.**

یعنی شعبی کہتے ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھی [۱۲]۔

حوالہ جات

[۱]۔ طبقات ابن سعد ص: ۱۱، ج: ۸، تحت ذکر فاطمہ رضی اللہ عنہا طبع لیڈن، الاصابہ لابن حجر ص: ۳۶۵، ج: ۴ تحت ذکر فاطمہ رضی اللہ عنہا، تفسیر القرطبی ص: ۲۴۱، ج: ۱۴، تحت آیت قل لازواجک وبنا تک...... الخ (سورۃ احزاب)، [۲]۔ الاصابہ فی تمییز الصحابہ لابن حجر ص: ۳۶۵، ج: ۴ تحت تذکرہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا، [۳]۔ مسلم شریف ص: ۲۹۰ ج: ثانی، باب فضائل حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، [۴]۔ مشکوٰۃ شریف ص: ۴۰۲ بحوالہ ابوداؤد باب المصافحہ والمعانقہ، [۵]۔ مسلم شریف ص: ۲۸۵، ج: ۲ باب فضائل عائشہ رضی اللہ عنہا، [۶]۔ مشکوٰۃ شریف ص: ۱۸۴۷ الفصل الاوّل عن انس باب وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ طبع نور محمدی دہلی، [۷]۔ البدایۃ والنھایۃ ص: ۳۳۴، ج: ۶ تحت حالات ۱۱ھ، وفاء الوفاء للسمھودی ص: ۹۰۵، ج: ۳ تحت عنوان قبر فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)، [۸]۔ اسد الغابہ ص: ۴۷۸، ج: ۵ تحت سلمٰی امراۃ ابی رافع رضی اللہ عنہ، [۹]۔ البدایہ والنھایہ ص: ۳۳۳، ج: ۶، [۱۰]۔ طبقات ابن سعد ص: ۱۹ ج: ۸ تحت تذکرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا طبع لیڈن، [۱۱]۔ کنز العمال ص: ۳۱۸، ج: ۶ خط فی رواۃ مالک طبع اول حیدر آباد دکن تحت فضل الصدیق رضی اللہ عنہ (مسندات علی رضی اللہ عنہ باب فضائل الصحابۃ)، [۱۲]۔ طبقات ابن سعد ص: ۱۹، ج: ۸ تحت تذکرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا طبع قدیم۔

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک وپرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501